Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ - عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
یوم منگل
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے
جلد ۶۸/۳۳ | ۱۹ جمادی الاول ۱۳۹۹ھ ۱۷ شہادت ۱۳۵۸ہش ۱۷ اپریل ۱۹۷۹ء | نمبر ۸۶

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

تکالیفِ شرعیہ اور تکالیفِ قضاء و قدر میں ایک بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے

غرض اِن دونوں قسم کی تکالیف سے یہ ہے کہ انسان کی بہر نوع تکمیل ہو جاوے

ارشادِ باری تعالیٰ

بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

(البقرہ آیت ۱۱۳)

ترجمہ:۔ ہاں جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دے (یعنی سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے اس کی قضاء و قدر پر راضی ہو جاوے) اور وہ نیک کام کرنے والا بھی ہو تو اُس کے ربّ کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقرر ہے۔ اور ایسے لوگوں کو کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا يُصِيْبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا اَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ۔

(مسلم)

ترجمہ:۔ کسی مسلمان کو کوئی مصیبت، کوئی دُکھ، کوئی رنج و غم، کوئی تکلیف اور پریشانی نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک کانٹا بھی نہیں چُبھتا مگر اللہ تعالیٰ اس کی اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"تکالیف دو قسم کی ہیں۔ ایک حصّہ تو وہ ہے جو احکام پر مشتمل ہے جن میں نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ داخل ہیں۔ ان میں کسی قدر عُذر اور حیلے وغیرہ کی بھی گنجائش ہے اور جب تک پورا اخلاص اور کامل یقین نہ ہو انسان ان سے کسی نہ کسی قدر بچنے کی یا آرام کی صورت پیدا کرنے کی کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی لیتا ہے۔ پس اس طرح کی کوئی کسر جو انسانی کمزوری کی وجہ سے رہ گئی ہو اس کسر کے پورا کرنے کے واسطے اللہ تعالیٰ نے تکالیف قضاء و قدر رکھ دی ہیں تاکہ انسانی فطرت کی کمزوری کی وجہ سے جو کمی رہ گئی ہو خدا تعالیٰ کے فضل کے ہاتھ سے پوری ہو جاوے ...... غرض یہ دونوں سلسلے کہ کبھی انسان تکالیفِ شرعیہ کی پابندی کرکے اپنے ہاتھوں اور کبھی قضاء و قدر کے آگے گردن جھکاتا ہے اِس واسطے ہیں کہ انسان کی تکمیل ہو جاوے۔ اِسی کی طرف اشارہ کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ۔ یعنی اسلام کیا؟ یہی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی رضاء کے حصول کے واسطے گردن ڈال دینا"

(الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء بحوالہ ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۱۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ اپریل۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اِن دنوں ٹانگوں میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

میرے والد محترم قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ (سابق وکیل المال تحریکِ جدید ربوہ) عرصہ چار ماہ سے شدید بیمار ہیں۔ ان کے پاؤں پر زخم ہے اور سارے جسم پر سوجن ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

امۃ الرؤف قریشی
دارالحمد ۱۳۶/A/۱ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے میرے بیٹے عزیز حافظ رشید احمد صاحب کو ۲۵ مارچ ۱۹۷۹ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عزیز کا نام وحید احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم حکیم مولوی محمد الدین صاحب فاضل درویش مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے سعید اور خادمِ دین اور ہم سب کے لئے قرۃ العین بناوے۔ آمین

(محمد صدیق انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے ۸ اپریل ۱۹۷۹ء کو تین بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے، الحمدللہ۔ حضور نے ازراہِ شفقت عطاء الوہاب نام تجویز فرمایا ہے۔ نومولود محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کا نواسہ ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ نومولود اللہ تعالیٰ کے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کا وارث ہو اس کی رضا کو حاصل کرنے والا، لمبی صحت والی عمر پانے والا اور والدین کے لئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔ (عبدالحفیظ مربی سلسلہ مقیم رحیم یار خان)

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ر جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ
۱۷ر شہادت ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک واقعاتی اور مشاہداتی دلیلِ صداقت

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی مامور کو اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث فرماتا ہے تو اس کی بعثت کے ساتھ ہی از خود دو گروہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ ایک وہ قلیل التعداد نیک فطرت افراد جو مامور من اللہ پر ایمان لا کر اشاعتِ حق کے کام میں ہمہ تن مصروف ہوتے اور اس کی راہ میں قربانیاں پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کا وہ جمِ غفیر جو حق کا انکار کر کے مامور من اللہ کی مخالفت کو اپنا وطیرہ بنا لیتا ہے۔ وہ خود ہی حق کو قبول نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی حق کے قبول کرنے سے روکنے میں اپنا پورا زور صرف کر رہے ہوتے ہیں۔

ظاہری تعداد، قوّت و طاقت اور اثر و نفوذ کے لحاظ سے ان دونوں گروہوں کے مابین کوئی نسبت ہی نہیں ہوتی۔ اہلِ حق انتہائی کمزور اور بے بضاعت و بے حیثیت ہوتے ہیں جبکہ مخالفینِ حق کی کثرتِ تعداد، قوّت و طاقت اور اثر و نفوذ ہی کا نہیں بلکہ غلبہ و اقتدار کا بھی کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔ بایں ہمہ ایک خاص نقطۂ نگاہ سے دونوں کی حالت میں ایک فرق ایسا بھی ہوتا ہے جو ان کمزور و بے بضاعت لوگوں کو اپنے طاقتور مخالفوں سے ممتاز و ممیّز کرنے والا ہوتا ہے جس سے یہ حقیقت آشکار ہوئے بغیر نہیں رہتی کہ ان حق پرستوں کو اپنی کمزوری اور بے بضاعتی کے باوجود اپنے طاقتور مخالفوں پر ایک گونہ فوقیت حاصل ہے اور ان کے مخالف اس جہت سے ان کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں۔

یوں تو ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں ان دونوں گروہوں کی حالت میں یہ فرق ضرور نمایاں ہوا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ مبارکہ کے وقت یہ فرق اس شان سے ظاہر ہوا کہ خود کفارِ مکہ جنہیں اپنی قوّت و طاقت پر بہت گھمنڈ تھا اس پر حیران ہوتے اور کفِ افسوس ملے بغیر نہ رہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس فرق کا خود قرآن مجید میں ذکر فرمایا اور اسے ایک دلیلِ صداقت کے طور پر پیش فرمایا۔ وہ فرق یہی تھا کہ کفارِ مکہ جو پہلے ہی مختلف قسم کی برائیوں میں ملوّث تھے ان بداعمالیوں میں اور زیادہ غرق ہوتے چلے گئے اور حق کو مٹانے کے جو منصوبے بھی وہ باندھ رہے تھے خدا تعالیٰ انہیں ان میں ناکام کرتا چلا گیا۔ برخلاف اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مٹھی بھر صحابہ برابر نیکیوں میں ترقی کرتے رہے اور خدا تعالیٰ ان کی حفاظت فرماتا اور انہیں رفتہ رفتہ تعداد میں بڑھاتا چلا گیا۔ ایسا اس لئے ہوا کہ کفارِ مکہ باطل پرست تھے جبکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حق کے راستہ پر گامزن تھے۔ دونوں کی حالت میں فرق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ایک زبردست دلیلِ صداقت کی حیثیت رکھتا تھا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس دلیلِ صداقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَاَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَّبِّهِمْ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ اَمْثَالَهُمْ ۝ (محمد آیات ۲ تا ۵)

ترجمہ:- وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور (دوسروں کو) اللہ کے راستہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال کو تباہ کر دیا۔ اور جو ایمان لائے اور انہوں نے ایمان کے مطابق عمل کئے اور جو محمدؐ پر نازل ہوا اُس پر ایمان لائے، اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے، اللہ ان کی بدیوں کو ڈھانپ دے گا اور ان کے حالات کو درست کر دے گا۔ یہ (اس لئے کیا گیا کہ) جنہوں نے کفر کیا تھا انہوں نے باطل کی پیروی کی تھی اور جو ایمان لائے تھے وہ اپنے رب کی طرف سے آنے والے حق کے پیچھے چلے تھے۔ اللہ اسی طرح لوگوں کو (سمجھانے کے لئے) مختلف مثالیں بیان کرتا ہے۔

اگر ایسا نہ ہو تو مامورینِ الٰہی کی صداقت مشتبہ ہو کر رہ جائے۔ اُن کے متبعین کا ان کی تربیت اور قوّتِ قدسیہ کے زیرِ اثر برابر نیکیوں میں ترقی کرنا اور کرتے چلے جانا اور اس کے بالمقابل ان کے مخالفین کا کثرتِ تعداد اور قوّت و اقتدار کے باوجود ہر قسم کی معاشرتی برائیوں اور بداعمالیوں کے گرداب میں پھنستے چلے جانا مامورینِ الٰہی کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کا موجب بنتا ہے۔ یہ ایک ایسی واقعاتی دلیلِ صداقت ہوتی ہے جو ہر آن ایک دنیا کے مشاہدہ میں آ رہی ہوتی ہے اور اس کا انکار کسی کے لئے بھی ممکن نہیں ہوتا۔

خدا کا سایہ ہم پر ہے ہمیں گھبراہٹیں کیوں ہوں

نظامِ عالمِ ہستی بدلنے کی ضرورت ہے
سحرِ تہذیبِ دجّالی کچلنے کی ضرورت ہے

جہاں میں اہلِ کذب و زور نے پھر سر اُٹھایا ہے
پھر اہلِ حق کو طوفانوں میں پلنے کی ضرورت ہے

شعارِ شمعِ دینِ مصطفےٰؐ محفل سے کہتی ہے
ابھی کچھ اور پروانوں کے جلنے کی ضرورت ہے

نظر آتی تو ہے منزل مگر اے رہروانِ حق
ابھی اس راہ پر کچھ اور چلنے کی ضرورت ہے

یہ فرسودہ نظامِ زندگی بے سُود ہے یکسر
اسے اسلام کے سانچے میں ڈھلنے کی ضرورت ہے

زبانِ حال سے قومیں یہ دیتی ہیں ہمیں دعوت
پئے تبلیغِ دیں باہر نکلنے کی ضرورت ہے

خدا حالت بدلتا ہے فقط ایسی ہی قوموں کی
جو سمجھیں اپنی حالت کو بدلنے کی ضرورت ہے

یہ دَورِ ابتلا چلتا چلا جائے ابھی شاید
سنبھل کر بھی مرے پیارو سنبھلنے کی ضرورت ہے

مٹا کر رنگ و نسل و قومیت کے فاصلے ہم کو
وفا و مہر کے سانچوں میں ڈھلنے کی ضرورت ہے

خدا کی پیشگوئی دوستو، ہوگی ہر اک پُوری
ہمیں صبر و رضا کی رَہ پہ چلنے کی ضرورت ہے

شیاطیں برسرِ پیکار ہیں اہلِ صداقت سے
سر اُن کا سنگِ برہاں سے کچلنے کی ضرورت ہے

خدا کا سایہ ہم پر ہے ہمیں گھبراہٹیں کیوں ہوں
نہ محرومی میں اپنے ہاتھ مَلنے کی ضرورت ہے

خدا رکھے خلافت کو ہمیں صدیقؔ دنیا میں
فقط سالارِ دیں کے ساتھ چلنے کی ضرورت ہے

محمد صدیق امرتسری
سابق مبلغ مغربی افریقہ و فجی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشقِ رسولؐ

مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم رحیم یار خان

حضرت بانئ جماعت احمدیہ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ بے پناہ محبت اور عشق تھا۔ خدا تعالیٰ کے بعد اگر کوئی ہستی نظر آتی ہے جس کے ساتھ آپ کو بے انتہا عشق و محبت تھی تو وہ ہمارے آقا سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(سورہ آل عمران آیت ۳۱)

تو کہہ دے اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ خدا تعالیٰ بھی اس صورت تم سے محبت کریگا۔

حقیقی معنے میں اتباع بغیر محبت کے نہیں ہو سکتی۔ اتباع تقاضا کرتی ہے کہ اپنے متبوع کے ساتھ انسان کا عشق و محبت ہو۔

حدیث میں آتا ہے کہ وہ شخص مومن نہیں جب تک مجھے (یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو) اپنے باپ اور اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔ یعنی ایمان کی ایک بڑی علامت یہ ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا محب ہو اور محبت جتنی زیادہ ہوگی ایمان اتنا ہی کامل ہوگا۔ گویا از روئے حدیث ایمان کی کسوٹی محبت و عشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے۔

قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتّٰی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین

(بخاری شریف کتاب الایمان)

یہی وجہ تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں مخمور تھا۔ آپ کا عقیدہ تھا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے کمالات و صفات میں تمام بنی نوع میں منفرد حیثیت رکھتے ہیں۔

آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام کو نہ آپ سے پہلے کوئی پا سکا اور نہ بعد میں کوئی پا سکے گا۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستاں پُرم

یعنی اللہ تعالیٰ کے بعد میں حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔ آپ کا عشق میرے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے۔ میں اپنے آپ سے خالی اور اس محبوب و معشوق کے غم سے پُر ہوں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:-

"یہ خاکسار حضرت مسیح موعودؑ کے گھر میں پیدا ہوا۔ اور یہ خدا کی ایک عظیم الشان نعمت ہے جس کے شکریہ کے لئے میری زبان میں طاقت نہیں بلکہ حق یہ ہے کہ میرے دل میں اس شکریہ کے تصور تک کی گنجائش نہیں۔ مگر میں نے ایک دن مر کر خدا کو جان دینی ہے۔ میں اسی آسمانی آقا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میرے دیکھنے میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر بلکہ محض نام لینے پر ہی حضرت مسیح موعودؑ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جھلی نہ آگئی ہو۔ آپ کے دل و دماغ بلکہ سارے جسم کا رُواں رُواں اپنے آقا حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق سے معمور تھا" (سیرت طیبہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جس قدر محبت تھی اور جس انداز میں اپنی محبت کا اظہار فرمایا وہی انداز وہی طریق اپنے محبوب آقا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت و عشق کے اظہار کے لئے اختیار کیا۔

آپ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

در کوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند
اوّل کسے کہ لافِ تعشق زند منم

(آئینہ کمالات اسلام)

یعنی اگر تیرے کوچہ میں عاشقوں کے سر اتارے جائیں تو وہ پہلا شخص جو تیرے عشق کا نعرہ بلند کرے گا وہ میں ہوں گا۔

پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

تیغ گر بارد بکوئے آں نگار
آں منم کاوّل کند جاں را نثار

(سراج منیر)

یعنی اگر میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کے کوچہ میں تلوار چلے تو میں وہ پہلا ہوں جو سب سے پہلے اپنی جان قربان کریگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کئی جگہ فرمایا ہے جس سے محبت و عشق کے چشمے پھوٹتے ہیں اور اندازہ ہوتا ہے کہ عاشق صادق علیہ السلام کی نظر میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا مقام تھا اور کتنی محبت تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔

اپنے محبوب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں"

(حقیقۃ الوحی ص۱۱۵)

اگر کسی ذات کے ساتھ محبت کرنے والے کئی ہوں تو ہر ایک اپنے ظرف کے مطابق کوشش کرتا ہے کہ محبت کے میدان میں سب سے آگے ہو۔ محبت و عشق کے میدان میں اگر عشاق محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نظر ڈالی جائے۔ تو سب سے آگے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نظر آتے ہیں۔ اس جذبہ محبت میں سبقت لے جانے کا اندازہ اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے ؎

منکہ مے بینم رُخِ آں دلبرے
جاں فشانم گر دہد دل دیگرے

(سراج منیر)

یعنی میں جو کہ اس دلبر کا چہرہ دیکھ رہا ہوں۔ اگر کوئی اسے اپنا دل دے تو میں اس پر جان نثار کر دوں گا۔

منکہ رہ بردم بخوبی ہائے بے پایانِ تو
جاں گدازم بہرِ تو گر دیگرے خدمتگزار

(آئینہ کمالات اسلام)

چونکہ میں اے پیارے محبوب تیری بے انتہا خوبیوں سے آگاہی پا چکا ہوں اس لئے اگر دوسرا کوئی تیرا خدمتگزار ہے تو میں آپ کے لئے جان قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔

کسی زمانہ میں یہ شعر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں بے مثال سمجھا جاتا تھا اور مقرر حضرات خوش انداز سے اسے بیان کرتے تھے۔ اور کہا جاتا تھا کہ اس سے زیادہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح اور تعریف نہیں کہا جا سکتا۔ وہ شعر یہ تھا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق کا انداز ملاحظہ فرمائیے ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیحِ ناصری شد از دمِ او بے شمار

تم ایک یوسف کا نام لیتے ہو میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی ٹھوڑی کے گڑھے میں ہزاروں یوسف موجود ہیں۔

پہلے تو ایک مسیح ناصری تھا ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک پھونک سے ہزاروں مسیح ناصری پیدا ہو گئے ہیں۔

جس قدر انسان کے اندر محبت کی ہوگی، اسی قدر وہ اپنے محبوب کی تعریف کرے گا۔ دوسرے لفظوں میں کسی کی تعریف سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ وہ اپنے محبوب سے کس قدر محبت کرتا ہے۔

حضور علیہ السلام لکھتے ہیں:۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ صرف انسان میں۔ یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولا سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص۱۶۱)

کتنی اعلیٰ درجہ کی تعریف ہے۔ محبت و عشق کے چشمے پھوٹ رہے ہیں۔ وہ نور جو آپ اپنے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم میں دیکھ رہے ہیں وہ دنیا کی کسی چیز میں آپ کو نظر نہیں آتا۔ اسی عشق و محبت کے بے پناہ جذبہ کا نتیجہ تھا کہ آپ اپنے محبوب حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے خلاف ایک لفظ سننا گوارا نہیں کرتے تھے۔

چنانچہ کسی زمانہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس کے خلاف کور چشم پادریوں اور دریدہ دہن پنڈتوں نے تحریر و تقریر میں یاوہ گوئی کی تو حضور نے لکھا۔

"مخالفین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہت سے بہتان لگائے اور اس افتراء کے ذریعہ انہوں نے کثیر لوگوں کو گمراہ کیا۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں جو انہوں نے استہزا کیا اور آپ کی عزت کو مجروح کیا۔ اس نے میرے دل کو سخت زخمی کر رکھا ہے۔ خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد کی اولاد اور میرے سارے دوست اور سارے معاون و مددگار میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں۔ اور خود میرے اپنے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں۔ اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو یہ اس سے زیادہ مجھ پر شاق نہ گذرے۔"

(آئینہ کمالات اسلام)

اپنے ایک شعر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

در رہ عشق محمد ایں سر و جانم رود
ایں تمنا ایں دعا ایں در دلم عزم صمیم

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق کی راہ میں میرا سر اور میری جان قربان ہو۔ یہ میری خواہش اور یہ میری دعا اور یہ میرے دل کا پختہ ارادہ ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی اسٹیشن پر گاڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد پنڈت لیکھرام آ گیا اس وقت حضور نماز کی تیاری میں وضو فرما رہے تھے۔ اس نے اپنے طریق کے مطابق سلام کیا۔ حضور نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے دوسری طرف آ کر پھر سلام کیا لیکن آپ خاموش رہے۔ اس کے جانے کے بعد ایک صحابی نے عرض کی کہ حضور پنڈت لیکھرام آیا تھا اور سلام کرتا تھا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی غیرت کے ساتھ فرمایا "ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے"

(بحوالہ سیرۃ طیبہ ص۳۵)

(باقی)

درود شریف پڑھنے میں حکمت

درود شریف سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"چاہیئے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی دوستی اور محبت ہو اور فی الواقعہ روح کی سچائی سے وہ برکتیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مانگی جائیں کہ جو درود شریف میں مذکور ہیں۔ اگرچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے۔ جو شخص ذاتی محبت سے کسی کیلئے رحمت اور برکت چاہتا ہے وہ بباعث علاقہ ذاتی محبت کے اس شخص کے وجود کی ایک جزو ہو جاتا ہے۔ پس جو فیضان شخص مدعو لہ پر ہوتا ہے۔ وہی فیضان اس پر ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں۔ بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش کے حصہ ملتا ہے۔ مگر بغیر روحانی جوش اور ذاتی محبت کے یہ فیضان بہت ہی کم ظاہر ہوتا ہے۔ اور ذاتی محبت کی یہ نشانی ہے کہ انسان کبھی نہ تھکے۔ اور نہ کبھی ملول ہو۔ اور نہ اغراض نفسانی کا دخل ہو۔ اور محض اسی غرض کے لئے پڑھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر خداوند کریم کی برکات ظاہر ہوں۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد ۱ ص ۲۴-۲۵)

درود شریف میں حکمت

سیدنا و مولانا حضرت حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"اگر ہم اللہ کے پورے پورے بندے اور عابد اور تعظیم کرنے والے ہیں اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنے والے اور علوم اور عقائد سے خوشحال ہیں۔ تو یہ سب فیضان اور احسان حقیقت میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا ہے۔ آپ کے دل کے درد اور جوش نہ ہوتے تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول کیسے ہوتا۔ آپ کی مہربانیاں اور توجہات اور محنتیں اور تکالیف شاقہ نہ ہوتیں تو یہ پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا۔ آپ نے یہ دین ہم تک پہنچانے کی غرض سے خون کی ندیاں بہا دیں اور ہمدردی خلائق کے لئے اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالا۔ تو پھر غور کا مقام ہے کہ جب ادنےٰ ادنےٰ محسنوں سے بھی محبت پیدا ہو جانا ہماری فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے تو پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کا جوش کیوں مسلمان کے دل میں موجزن نہ ہوگا۔ درود بھی درد ہی سے نکلا ہوا ہے۔ یعنی خاص سوز و گداز اور رقت سے خدا کے حضور التجا کرنی کہ اے مولےٰ تو ہی ہماری طرف سے خاص خاص انعامات اور مدارج آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عطا کر۔ ہم کر ہی کیا سکتے ہیں۔ اور کس طرح سے آپ کے احسانات کا بدلہ دے سکتے ہیں۔ بجز اس کے کہ تیرے ہی حضور میں التجا کریں کہ تو ہی آپ کو ان بیش قیمتی محنتوں اور جانفشانیوں کا بدلہ جو تو نے آپ کے واسطے مقرر فرما رکھا ہے۔ وہ آپ کو عطا فرما۔ انسان جب اس خاص رقت اور حضور قلب اور تڑپ سے گداز ہو کر آپ کے واسطے دعائیں کرتا ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مدارج میں ترقی ہوتی ہے۔ اور خاص رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور پھر اس دعا گو

(باقی کالم ملا کے نیچے)

درود خواں کے واسطے بھی ادھر سے رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور ایک درود کے بدلہ میں دس گنا اجر اسے دیا جاتا ہے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اس درود خواں اور آپ کی ترقی مدارج کے خواہاں سے خوش ہوتی ہے اور اس خوشی کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کو دس گنا اجر عطا کیا جاتا ہے۔ اجساد لحم کا احسان اپنے ذمہ نہیں رکھتے۔"

(الحکم قادیان ۶ اپریل ۱۹۰۸ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت النبیؐ کا ایک پہلو۔ "ابتلاؤں سے پناہ مانگنا"

مکرم مولوی روشن دین احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ

دنیا کی زندگی میں نشیب و فراز، اور تکلیف و آرام، تنگی و ترشی اور سکھ اور دکھ ساتھ لگا ہوا ہے۔ مگر بعض لوگ آرام و سکھ کے اوقات میں خوش ہوتے ہیں اور دکھ کے اوقات میں واویلا کیا کرتے ہیں اور بعض دفعہ خودکشی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اور بعض لوگ دکھوں میں جان بوجھ کر پڑتے اور اسی میں خوشی سمجھتے ہیں۔ پس یہ دونوں خیالات یعنی دکھ میں جان بوجھ کر رہنا یا دکھ اور تکلیف کی وجہ سے واویلا کرنا ازروئے اسلامی تعلیم منع ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بھی ایسے خیالات کی تردید کرتا ہے۔ آپؐ کا طریق کار نہایت آسان اور سادہ ہوا کرتا تھا آپؐ کبھی بھی پسند نہ فرماتے تھے کہ کسی ابتلاء کا سامنا ہو کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو؟ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خدائی غیرت اس کو تباہ کر دے اور یہ بھی امکان ہوتا ہے کہ اس کے اعمال کی کمزوری آڑے آئے۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ شیطان کی تحریک اس کی گمراہی کا سبب بن جائے۔ ان وجوہات کی بنا پر آپؐ کا طریق یہی تھا کہ آپؐ ہمیشہ ابتلاؤں سے بچنے کی خداوند تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے تھے۔

چنانچہ سیدنا حضرت ابوہریرۃ (رضی اللہ عنہ) کے الفاظ اس بارہ میں مندرجہ ذیل ہیں:۔

"کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔"

(بخاری جلد ۴۔ کتاب الدعوات)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خدا سے پناہ مانگتے تھے کہ مجھ پر کوئی مصیبت نہ آئے جو میری طاقت سے بڑھ کر ہو۔ کوئی ایسا کام نہ پیش آ جائے جو ہلاکت کا باعث ہو اور کوئی خدا تعالیٰ کا ایسا فیصلہ نہ ہو جائے۔ جس کو میں ناپسند کروں اور کوئی ایسا فعل سرزد نہ ہو جائے کہ جس سے میرے دشمنوں کو خوشی ہو۔

دعا کے ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں خشیت الٰہی کتنی موجزن تھی آپؐ اپنے آپ کو خداوند تعالیٰ کے مقابلہ میں ہیچ محض سمجھتے تھے اور اپنے ایمان کے اظہار کے لئے کسی بڑے کام یا ابتلاء کے آرزومند نہ تھے اور یہی حقیقی ایمان ہے جس کی اقتداء کا قرآن پاک میں مسلمانوں کو حکم ہے:۔

"لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ"

کہ اللہ کے رسولؐ میں تمہارے لئے اچھا اور عمدہ نمونہ ہے۔

اور بھی آپؐ کی بیان کردہ دعائیں ہیں جن سے یہی مترشح ہوتا ہے کہ آپؐ کے دل میں کس قدر خوف الٰہی تھا اور کتنا زیادہ وہ خدا تعالیٰ کی خشیت سے دل بھرپور تھا۔ ان میں سے ایک دعا کے الفاظ ابوموسیٰ (رضی اللہ عنہم) کی زبانی مندرجہ ذیل ہیں:۔

"اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ھَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَخَطَئِیْ وَعَمْدِیْ وَکُلُّ ذٰلِکَ عِنْدِیْ۔"

(بخاری ۴ کتاب الدعوات)

(ترجمہ) اے اللہ میرے اعمال کے نتائج بد سے مجھے محفوظ رکھ اور میری خطاؤں کے نتائج سے بھی۔ میں اگر اپنی ناواقفیت کی وجہ سے کوئی کام جو کرنا ہو نہ کروں یا کوئی جس حد تک مناسب تھا اس سے زیادہ کر بیٹھوں اور جیسے تو میری نسبت زیادہ جانتا ہے تو اس کے نتائج سے بھی مجھے محفوظ رکھ۔ اے اللہ اگر کوئی بات میں بے دھیانی سے کہہ بیٹھوں۔ یا متانت سے کہوں۔ غلطی سے کہوں یا جان بوجھ کر کہوں اور سب کچھ مجھ میں ممکن ہے۔ پس تو ان میں سے اگر کسی فعل کا نتیجہ بد نکلتا ہو تو اس سے محفوظ رکھیو۔

علاوہ ازیں ایک اور دعا کا ذکر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کیا ہے اور اس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:۔

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ۔ اَللّٰھُمَّ اغْسِلْ عَنِّیْ خَطَایَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔"

(بخاری ۴ کتاب الدعوات)

اے میرے رب۔ میں تجھ سے سستی اور شدید بڑھاپے اور گناہ اور قرضہ اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے فتنہ اور اس کے عذاب اور دولت کے فتنہ کے نقصانوں سے پناہ مانگتا ہوں اور مسیح الدجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو مجھ سے برف اور اولوں کے پانی کے ساتھ دھو دے اور میرے دل کو ایسا صاف کر دے کہ جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کر دیا ہے اور مجھ میں اور گناہوں میں اتنا فاصلہ حائل کر دے کہ جتنا تو نے مشرق و مغرب میں رکھا ہے۔

یہ دعا بھی اس بات پر شاہد ناطق ہے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا سینہ خشیت الٰہی سے بھرپور تھا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ آپؐ ہر وقت خداوند تعالیٰ سے مدد طلب فرماتے اور ہمیشہ اس سے نصرت کی درخواست کرتے اور اٹھتے بیٹھتے اس کے کواڑ کھٹکھٹاتے اور اس سے ہی حاجت روائی چاہتے۔ بلفظ دیگر مخلوق کی طرف توجہ کرنے کے لئے کوئی خانہ ہی خالی نہ تھا اور جس دل پر خشیت الٰہی مستولی ہو گی۔ اس کا یہی حال ہو گا۔ کہ اس کی ہر حرکت و سکون میں اس کے آثار پائے جائیں گے۔ سو ایسا کامل نمونہ ایسے بیان کردہ لحاظ سے کہیں نہیں پایا جاتا۔

سو اس معرفت اور یقین کی بنا پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ساری زندگی ہی مسافرانہ طور و طریق سے گزاری اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپؐ کے پاس سامان مہیا نہیں تھا۔ ہر قسم کا سامان مل سکتا تھا جبکہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپؐ کے بدن پر ننگے بدن چٹائی پر لیٹنے کے آثار تھے۔ تو اس نے عاجزانہ عرض کی کہ کفار بادشاہ تو نرم بیش قیمت گدوں اور صوفوں پر لیٹتے ہیں مگر خدا کا نبی چٹائی پر لیٹتا ہے تو آپؐ نے اس کو ناصحانہ انداز میں فرمایا کہ میری حالت تو اس مسافر کی ہے جو دوپہر کے وقت تھکاوٹ کی وجہ سے ذرا آرام کے لئے لیٹ جاتا ہے اس کے بعد اپنی منزل پر چل پڑتا ہے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب اطہر کتنا خوف خدا سے پُر تھا اور کتنی ہی زیادہ آپؐ خدا کی پناہ تلاش کرنے والے تھے۔ اس سے یہ بھی یقین ہو جاتا ہے کہ گناہ اور بدزبانی سے کتنی نفرت آپؐ کو تھی۔ جس انسان کی یہ حالت ہو وہی خدا کا پیارا اور اس کا محبوب ہوتا ہے۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں

مختلف مقامات پر جلسوں کا انعقاد

سکھر

جماعت احمدیہ سکھر کے زیر اہتمام یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں ایک جلسہ ۲۳ر مارچ کو بعد نماز جمعہ مسجد بلال سکھر میں زیر صدارت مکرم قریشی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم چوہدری محمد حسین صاحب نے کی۔ اور نظم عزیز محمود الرحمان نے پڑھی۔ پھر مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب نے تفصیل کے ساتھ مذہبی دنیا کا نقشہ کھینچا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہوش سنبھالا اور پھر آپؑ حمایت اسلام میں کس طرح سینہ سپر ہوئے اور بالآخر اسلام دشمن کوششوں کے دھارے کو آپؑ نے روک کر ان پر ایسے جوابی اور جارحانہ علمی حملے کئے کہ وہ دم بخود رہ گئے۔ آپؑ کی تقریر کے بعد مکرم سید فخر الحق صاحب نے ایک مضمون پڑھا پھر تاریخ احمدیت میں سے ایک حصہ مکرم انعام الرحمٰن صاحب انور نے پڑھا جس کے بعد مظفر احمد صاحب نے نظم پڑھی اور آخر میں مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مربی سلسلہ عالیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندانی حالات اور آپؑ کے کارناموں پر مبسوط تقریر فرمائی۔

یہ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ بعد میں جملہ احباب میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔

اس جلسہ میں سکھر اور روہڑی کے احباب کے علاوہ بیرون عاقل کے دوست بھی شامل ہوئے۔

(نعیم احمد قریشی۔ سکھر)

واہ کینٹ

۲۳ر مارچ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ واہ کینٹ میں یوم مسیح موعودؑ کے سلسلہ میں زیر صدارت محترم ملک سعید احمد خان صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔

سب سے پہلے مکرم مبشر احمد صاحب ایم ایس سی نے سورہ الکہف کے پہلے رکوع کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم مرزا رفیق احمد صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم بشیر الدین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اپنا ایک لکھا ہوا مضمون پڑھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض اہم پیشگوئیوں پر روشنی ڈالی۔

ازاں بعد مکرم منور احمد صاحب جاوید نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا جس میں پہلے تو اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل کی مسلمانوں کی زبوں حالی کا نقشہ کھینچا۔ پھر حضورؑ کی جانب مدافعت پر روشنی ڈالی اور حضورؑ کے بعض سیرتی پہلو اُجاگر کئے۔

بعد ازاں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مساعی جمیلہ کے عظیم نتائج کے موضوع پر تقریر کی اور یہ امر واضح کیا کہ حضورؑ کی شدید مخالفت کے باوجود مسلمانوں کے ایک کثیر طبقہ نے خواہ شعوری طور پر خواہ غیر شعوری طور پر حضورؑ کے علم کلام کے بہت بڑے حصہ کو اپنا لیا ہے۔

اس ضمن میں خاکسار نے ۱۵ امور پیش کئے اور بعض ممتاز ہستیوں اور ایک جریدہ کے حوالے دیئے۔

آخر میں محترم ملک سعید احمد خان صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں احباب کو اس طرف توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عظیم جہاد اور ان کے شاندار نتائج ہم پر بہت اہم ذمہ داری ڈالتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم سب ان ذمہ داریوں کو بوجوہ احسن نبھانے کے لئے ہر آن کوشاں رہیں۔ اور دعائیں بھی کرتے رہیں۔

سب سے آخر میں محترم بابو اللہ بخش صاحب نے جو کہ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی اور مکرم و محترم قریشی بشیر احمد صاحب دہلوی کے خسر ہیں۔ اجتماعی دعا کرائی۔ اور دعا کے بعد یہ بابرکت اجلاس برخاست ہوا۔

(میاں عبدالحی مربی سلسلہ واہ کینٹ)

لودھراں

۲۳ر مارچ ۷۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ لودھراں میں خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد ہوا جس میں جماعت کے تمام مرد و زن اور مستورات نے (برعایت پردہ) شرکت کی۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم حافظ محمد اسلم صاحب نے کی بعدہٗ مکرم عبدالمالک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" ترنم کے ساتھ پڑھ کر سامعین کو محظوظ کیا۔ خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اس کے بعد مکرم صوفی کریم بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لودھراں نے "ضرورت زمانہ" کے موضوع پر تقریر کی اور مختلف حوالہ جات پڑھ کر ثابت کیا کہ زمانہ پکار پکار کر کسی مصلح کا انتظار کر رہا تھا۔ بعدہٗ عزیزم محمد نعیم صاحب زاہد نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سفر ملتان" کے موضوع پر تقریر کی۔ پھر عزیزم بشارت احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم:- "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" پڑھ کر سنائی۔ اور عزیزم منصور احمد صاحب کاشف (۹ سال) نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر زبانی تقریر کی جس کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت مقامی نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر تقریر کی۔

سب سے آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا بلند مقام بیان کیا۔ جس میں قرآن مجید احادیث نبویہ اور بزرگان سلف اور موجودہ زمانہ کی ممتاز شخصیتوں کے اقوال سے آپ کا مقام ثابت کیا۔ اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کا مطالعہ کرنے کی پرزور تلقین کی۔

بعد از دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا

(حفیظ احمد شاکر مربی سلسلہ مقیم لودھراں ضلع ملتان)

"سیرت النبیؐ" ...... بقیہ صفحہ (۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے عربی کے ایک شعر میں اس کا نقشہ کھینچ دیا ہے۔ ؎

"إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ
شَأْنًا يَفُوقُ شَمَائِلَ الْإِنْسَانِ"

کہ میں آپ کے چمکتے ہوئے چہرہ میں ایسی حالت دیکھتا ہوں جو انسانی اخلاق سے برتر ہے۔

ناظمین اطفال سے ایک ضروری گذارش

سالانہ مرکزی امتحانات اطفال الاحمدیہ ۲۵ر مئی بروز جمعہ منعقد ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ سے گزارش ہے کہ روزانہ تعلیمی کلاس کا اجراء کیا جائے جس میں اطفال کو امتحانات کی تیاری کروائی جائے۔ نیز مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے آگاہ فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ اپریل میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "لیکچر لاہور" مقرر ہے۔ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرا بیٹا برخوردار مظفر احمد شہاب چار روز سے سخت بخار میں مبتلا ہے ابھی تک افاقہ نہیں ہوا۔ دوست عزیز مذکور کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں!

(سردار محمد۔ سردار برادرز ٹیلرز گولبازار ربوہ)

ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک سال ۷۹-۱۹۷۸ء کی عاملہ تشکیل نہیں کی فوری طور پر عاملہ بنا کر مرکز سے منظوری حاصل کر لیں! (معتمد)

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترمہ مہر بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک 6/11 ضلع ساہیوال کی وفات

مورخہ ۵ اپریل بوقت صبح آٹھ بجے مسماۃ مہر بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار مرحوم سکنہ چک 6/11 چار پانچ روز بیمار رہ کر بعمر ۹۲ سال رحلت فرما گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے ۱/۳ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ مرحومہ کے عزیز و اقارب جنازہ ربوہ لے گئے جہاں مورخہ ۶ اپریل بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت شفقت سے محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم کے ساتھ مرحومہ کی نماز جنازہ احاطہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں پڑھائی اور تدفین کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ رشتہ میں میری دادی لگتی تھیں۔ مرحومہ نہایت پابند صوم و صلوٰۃ، عبادت گزار اور جماعتی امور میں بشاشت اور فراخی کے ساتھ حصہ لینے والی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے مرحومہ کو ابتدا ہی سے خوشحالی اور فارغ البالی عطا فرمائی تھی۔ اس لئے ہمیشہ ہی غرباء، یتامیٰ اور درویشانِ قادیان اور دیگر اعزہ و اقرباء کی مالی امداد فرماتی رہیں۔ اپنے مرحوم خاوند چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار کی وفات کے بعد خاندان کے لئے بطور مرکز تھیں۔ میں پورے یقین سے کہتا ہوں کہ کبھی کوئی ان کے دروازے سے خالی ہاتھ نہ گیا۔ بلکہ بعض اوقات ہمارے خاندان سے اختلاف رکھنے والے بھی خاموشی سے ان سے اپنی ضروریات پوری کرا لیتے تھے۔

مرحومہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہری عقیدت رکھتی تھیں۔ ۱۹۴۷ء میں جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مہاجرین کے لئے بستر مہیا کرنے کی تحریک فرمائی تو مرحومہ نے کافی تعداد میں بستر تیار کر کے تقسیم کئے اور خود اپنے ہاتھوں سے دو عمدہ ترین بستر تیار کر کے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں پیش کئے جو حضور نے بشفقت قبول فرمائے۔ اسی طرح حضور اقدس کی سلور جوبلی کے موقع پر جن یک صد خوش قسمت احباب کو ایک ایک ہزار روپیہ ادا کرنے کی توفیق ملی تھی ان میں بھی مرحومہ اور ان کے خاوند مرحوم شامل تھے۔ اسی طرح مرحومہ نے احمدیہ صد سالہ جوبلی فنڈ کا اپنا مکمل وعدہ اپنی زندگی میں ہی ادا کر دیا تھا اور اپنے خاوند مرحوم کی طرف سے مرحومہ نے حج بدل بھی کروایا۔ ساری زندگی لجنہ چک ہذا کی صدر رہیں۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور بعض دیگر صاحبزادگان جب گاؤں تشریف لاتے تو بہت خوش ہوتیں اور وہ جب بھی تشریف لاتے مرحومہ سے ضرور ملاقات فرماتے۔

مرحومہ بڑی نفیس طبیعت کی مالک تھیں۔ صفائی کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ ۳۱/۳/۷۹ کو اچانک طبیعت خراب ہوئی تو میں جلدی سے انہیں موٹر میں ساہیوال لے آیا۔ دو چار دن خدمت کی توفیق ملی۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب نے بڑی محنت سے علاج کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ ۵ اپریل کو صبح تین بجے طبیعت زیادہ خراب ہو گئی۔ تو فوری طور پر انہیں گاؤں پہنچا دیا گیا جہاں صبح ۸ بجے طبیعت کچھ سنبھلی تو پانی مانگا اور پھر چائے پی۔ اپنے ہاتھ سے رومال سے منہ صاف کیا اور لٹانے کو کہا اور خاموشی سے اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور مرحومہ کے خاندان کو اسلام اور احمدیت کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

(چوہدری) ناصر احمد ایڈووکیٹ ۷/۹۴ فرید ٹاؤن ساہیوال۔

الفضل کے جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ضروری گزارش

اپریل کا مہینہ مالی سال کا آخری مہینہ ہے اس لئے الفضل کے جملہ ایجنٹ حضرات کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ وہ اپنے مارچ ۷۹ء کے بلوں کی تمام رقوم ۲۵ اپریل تک دفتر الفضل میں ضرور پہنچا دیں۔ بصورتِ دیگر ان کے بنڈلوں کی ترسیل ۲۶ اپریل سے روک دینے پر دفتر الفضل مجبور ہوگا۔ اس سلسلہ میں ہر ایک ایجنٹ صاحب کی خدمت میں الگ الگ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

امید ہے کہ جملہ ایجنٹ صاحبان دفتر الفضل کو اس قسم کا قدم اٹھانے پر مجبور نہیں کریں گے اور اپنے بلوں کی جملہ رقوم ۲۵/۴/۷۹ تک دفتر الفضل میں پہنچا کر ممنون فرمائیں گے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

دعائے نعم البدل

خاکسار کے داماد مکرم شیخ عبد الرافع مقرب اسلام آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۹/۴ کو دوسرا بچہ عطا فرمایا جو دو روز بعد اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بچے کی والدہ کی صحت و تندرستی، نعم البدل اور صبرِ جمیل کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خادمِ سلسلہ فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید۔ ربوہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳۔ فیروز پور روڈ ——— بالمقابل تھانہ اچھرہ ——— لاہور
فون نمبر: ۔ ۴۱۰۶۱۷

خوشخبری
زرعی و سکنی جائداد کی خرید و فروخت کرتے وقت ہم سے مشورہ کرنا ہرگز نہ بھولیے۔ انشاء اللہ آپ ہمارے مشورہ اور صحیح راہنمائی سے فائدہ حاصل کریں گے
آپ سب کا جانا پہچانا اپنا ادارہ
ایس اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
بالمقابل مسجد احمدیہ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون نمبر ۵۰۷

شفتل اور برسیم سے ہونیوالا
جانوروں کا اپھارہ
نیز گل گھوٹو، منہ کھر، کمار، زہرباد، تھنوں کی سوزش، دودھ کی کمی، داد، چکلہر اور ٹک وغیرہ کے کامیاب نسخوں کا لٹریچر ۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر یا دستی مفت حاصل کریں۔
کیو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ۔ فون ۲۰۶

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کے لئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور
فون نمبر: ۔ ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انڈسٹریل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو: ۔ ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد مرکز
الکیمسٹ
فون ۲۱۶۶۲
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا، ریڈیو پاکستان، پاکستان اٹامک انرجی کمیشن، ایچ ایف ایف او
نسپاک (NESPAK)
کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا میں ایک خصوصی فیملی تقریب

(مرسلہ وکالتِ تبشیر تحریک جدید ربوہ)

انڈونیشیا میں ہمارے جواں سال مبشرِ اسلام مکرم جناب محی الدین شاہ صاحب انڈونیشیا کے باشندہ ہیں۔ آپ کئی سال تک جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیرِ تعلیم رہنے کے بعد اپنے ملک میں واپس جا کر خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ خدمتِ دین کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ان کی طرف سے آمدہ ماہ فروری کی رپورٹ میں محترم مولانا عبدالواحد صاحب سماٹری کا ذکر ہے۔ محترم مولانا موصوف نے قادیان دارالامان میں دینی تعلیم حاصل کی تھی اور اس کے بعد اپنے ملک واپس جا کر سالہا سال تک خدمتِ اسلام کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ مکرم محی الدین شاہ صاحب کی رپورٹ کا اقتباس درج ذیل ہے:۔

"مکرم مولانا عبدالواحد صاحب سماٹری کچھ عرصہ کے لئے اپنے رشتہ داروں کو ملنے کے لئے صوبہ آچ اور میدان تشریف لائے۔ آپ نے ان رشتہ داروں کو کلمہ حق پہنچانے کے لئے ایک تقریب منعقد کی جس کا نام "تقریب فیملی" رکھا گیا۔ یہ تقریب مورخہ ۱۸؍ فروری ۱۹۷۹ء کو بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ مولانا موصوف کے رشتہ دار جو اس تقریب میں آئے تھے مرد اور عورتیں چالیس کی تعداد میں تھے۔ اس موقع پر مولانا موصوف نے تقریر کی اور فرمایا کہ میں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ لوگ میری دعوت پر یہاں اکٹھے ہوئے۔ میرے بلانے کا مقصد یہ ہے کہ میں کچھ کلمۂ حق پہنچاؤں۔ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے امام مہدیؑ کو مبعوث کیا۔ وہ امام مہدی کون ہیں؟ ان کی جماعت کیا ہے اور ان کے کام کیا ہیں اور ساتھ ہی امام مہدی کی نشانیاں کیا کیا ہیں؟ یہ تمام باتیں ہمارے یہاں کے مبلّغ آپ لوگوں کو بتائیں گے۔ مولانا موصوف کی تقریر کے بعد پھر خاکسار نے تقریباً ۴۵ منٹ تک تقریر کی۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ہے کہ تمام حاضرین شروع سے آخر تک نہایت سکون اور اطمینان سے تقاریر کو سنتے رہے۔

آپ سے درخواست ہے کہ آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تقریب فیملی ہر لحاظ سے بابرکت بناوے اور ان لوگوں کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام شناخت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین"

حیاتِ ابدی کے حصول کا طریق

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

بجو از جان و دل تا خدمتی از دست تو آید
بقائے جاوداں یابی گر ایں شربت شود پیدا

ترجمہ:۔ تو جان و دل سے کوشش کر کہ تیرے ہاتھ سے بھی کچھ خدمت ہو جائے اگر یہ خدمت میسر آ جائے تو تجھے ہمیشہ کی زندگی مل جائے گی۔

حیاتِ جاودانی کا حصول فطرتِ انسانی کی حقیقی آرزو ہے بلکہ ہر انسان چاہتا ہے کہ اس دنیا میں بھی اس کا نیک نام ہمیشہ کے لئے قائم و دائم رہے اور اس کے لئے حیاتِ جاودانی کا آغاز اسی دنیا سے ہو جائے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس حیاتِ ابدی کے حصول کا ایک ہی طریق ہے کہ اپنی زندگی کو دل و جان سے خدمتِ دین میں لگا دو۔

یہ چونکہ مالی جہاد کا زمانہ ہے۔ دین کی راہ میں اموال کی قربانی ایک عظیم دینی خدمت ہے اس لئے دعا ہے اللہ تعالیٰ سب احبابِ جماعت کو توفیق عطا فرماوے کہ وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالیہ پر عمل پیرا ہو کر اور عظیم الشان مالی قربانیاں پیش کر کے اس حیاتِ جاودانی کے وارث بنیں جس کی بشارت حضور اقدسؑ نے اپنے مبارک و مقدس کلام میں دی ہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم برادرم ملک محمود احمد صاحب آف بھکہ ضلع سرگودھا کا ۳؍ اپریل ۱۹۷۹ء کو سنٹرل گورنمنٹ پولی کلینک اسلام آباد میں مثانہ کا آپریشن ہوا ہے۔ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے کہ وہ ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درد و الحاح سے دعا فرمائیں۔

عبدالمنان فیاض آف میانی
حال اسلام آباد

ضرورتِ قاری

جامعہ احمدیہ کے لئے ایک مستعد حافظ جو قراءت بھی جانتے ہوں بطور استاد ضرورت ہے۔ الاؤنس حسبِ قواعد دیا جائے گا۔ خدمتِ قرآنِ مجید کا نادر موقع ہے۔ خواہش مند احباب اپنی اپنی درخواستیں امیر یا پریذیڈنٹ (تفصیل تجربہ و عمر وغیرہ) کی تصدیق کے ساتھ پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام بھجوا دیں یا وقت چونکہ کم ہے ۲۵؍ اپریل ۱۹۷۹ء کو انٹرویو ہوگا اس لئے اپنی درخواستوں کے ساتھ انٹرویو کے لئے اس روز ۸ بجے صبح جامعہ احمدیہ میں تشریف لے آویں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

قدیمی دکان
پاک گولڈ سمتھ
سونے چاندی کے زیورات کی خرید و فروخت کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔ کڑے، نورتن، سندھی و جالیدار نیز الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں دیدہ زیب ڈیزائنوں میں تیار ملتی ہیں۔
میاں عبدالسلام۔ عبدالمنان ناصر
گول بازار ربوہ ضلع جھنگ
فون نمبر ۵۵۰

حضرت حکیم نظام جانؒ
کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۲۸۴۴
ربوہ ۵۵ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۳۸
نگران
حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جانؒ
رجسٹرڈ درجہ اوّل

کراچی میں جائیداد
کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کے لئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابلِ اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔
لینڈ مارکس
۱۰۳-سی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی"
کراچی نمبر ۴۶
فون۔ ۵۴۰۸۶۶، ۵۴۰۸۳۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

قائدین اضلاع جملہ مجالس کی سالانہ تربیتی کلاس از ۲۷؍ اپریل تا ۱۱؍ مئی ۱۹۷۹ء کے لئے خصوصی کوشش فرمائیں۔ (مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)